جناب شفیق الدین فاروقی

دارالعلوم کے شب و روز

وزیر اعظم پاکستان کے نمائندہ وفد وفاقی وزراء اور ممبران اسمبلی کی دارالعلوم حقانیہ تشریف آوری۔ دارالعلوم کے مہتمم مولانا سمیع الحق سے ملاقات اور مذاکرات کی بعض جھلکیاں

۲۱ر جون ۱۹۹۳ء؁ وزیر اعظم کی مقرر کردہ مذاکراتی ٹیم کے ارکان وفاقی وزرا رجناب غلام دستگیر خان، جناب شہزادہ محی الدین اور کئی مسلم لیگی ارکان پارلیمنٹ نے مولانا سمیع الحق مدظلہ سے ملاقات اور مذاکرات کے لیے کئی مرتبہ رابطہ کیا مگر مولانا کے مسلسل اسفار اور اہم مشاغل کی وجہ سے یہ سلسلہ ملتوی ہوتا رہا بالآخر ۲۱ر جون کو بغیر کسی پیشگی اطلاع کے وزیر اعظم کے مذکورہ نمائندہ وفد نے صبح ۹ر بجے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک آکر مولانا سمیع الحق کے ساتھ ان کی قیام گاہ پر ملاقات کی، ملک کی تازہ ترین صورت حال، اسمبلی کی بحالی کے بعد ملکی سیاست کے رُخ، حالات کے اتار چڑھاؤ، حکومت کے عزائم، حزب اختلاف کے ممکنہ کردار، صدر اور وزیر اعظم میں مفاہمت، نفاذ شریعت اور شرعی قوانین کے تحفظ، سودی نظام کے خاتمہ کے ممکنہ اقدامات' اور وزیر اعظم کی مولانا سمیع الحق سے براہ راست ممکنہ ملاقات و مذاکرات اور دیگر منفرد عنوانات پر گفتگو کی ــــ اس موقع پر وفاقی وزرا اور مولانا سمیع الحق کے درمیان ہونے والی گفتگو کی بعض جھلکیاں پیش خدمت ہیں۔

جناب غلام دستگیر خان! دینی سیاسی جماعتوں میں آپ کا مقام، آپ کی عظمت' آپ کی اہمیت اور ملکی سیاست میں آپ کے موثر کردار کو کسی طرح بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا وزیر اعظم نواز شریف چاہتے ہیں کہ آپ کے مفید مشوروں اور تعاون سے قوم و ملت کی ہر ممکن خدمت کے لیے کام کریں۔

مولانا سمیع الحق! ہم نے ماضی میں نواز شریف کے ساتھ اس لیے تعاون کیا تھا کہ وہ نفاذ شریعت اور شریعت بل کے تحفظ و تنفیذ کا کام کریں گے چنانچہ وہ کامیاب بھی اسی لیے ہوئے کہ شریعت بل کو الیکشن مہم میں بطور ایشو کے سامنے لایا گیا مگر اس کے باوجود وہ شریعت کے معاملہ میں پیش رفت کے بجائے پس رفت میں لگے رہے۔

غلام دستگیر خان! وزیر اعظم کو اسمبلی ٹوٹنے کا جو جھٹکا لگا اس سے وہ بڑے سنبھل اور بدل گئے ہیں اب

وہ نہیں رہے جو پہلے تھے۔

مولانا سمیع الحق! جی ہاں ان میں بڑی تبدیلی آگئی ہے پہلے وہ بھولے سے شریعت کا نام لے لیا کرتے تھے اب جو انکی حکومت بحال ہوئی ہے تو انہوں نے اپنی تقریروں میں بھولے سے بھی شریعت کا نام لینا چھوڑ دیا ہے۔

غلام دستگیر خان! مولانا صاحب آپ ہمارے بزرگ ہیں بھائی ہیں عالم دین ہیں آپ کا وسیع حلقہ اثر ہے، آپ کی جماعت ہے۔ وزیر اعظم کی دلی خواہش ہے کہ آپ ہماری سرپرستی کریں ہماری رہنمائی کریں ہماری غلطیوں پر ہمیں ٹوکیں۔

مولانا سمیع الحق! ہم نے اس فریضہ میں الحمدللہ ماضی میں کوئی کوتاہی نہیں کی، ہماری بڑی توقعات تھیں مگر جناب نواز شریف بے دینوں، خوشامدیوں اور مفاد پرستوں کے چنگل میں اس طرح گھر گئے کہ دینی بات جو خالص انکی خیر خواہی پر مبنی تھی، سُنی کو ان سُنی کر دیا۔

شہزادہ محی الدین! مولانا صاحب آپ کے دینی سیاسی اور قومی و ملی خدمات کے حوالے سے وزیر اعظم کے اصرار کا ہے کہ آپ ملکی سیاست میں مثبت رول ادا کریں انہیں اپنی سابقہ کوتاہیوں کا اعتراف ہے وزیر اعظم آپ کے اختلافات اور اختلافی امور کو بھی بخوبی جانتے ہیں مگر اس کے باوجود وہ آپ کو قابل قدر جانتے ہیں انہوں نے ہم کو ہدایت کی ہے کہ ہم سے حکومت اور قومی و ملی معاملات میں آپ کی رائے سے استفادہ کریں وزیر اعظم خود آپ سے ملنا چاہتے ہیں تاکہ افہام و تفہیم کے ذریعہ ایک دوسرے کے خیالات کو سمجھا جاسکے۔

مولانا سمیع الحق! وزیر اعظم سے ملاقات میرا ذاتی مسئلہ نہیں، جمعیۃ علماء اسلام کے خادم کی حیثیت سے پوری جماعت کا مسئلہ ہے جماعت کی مجلس شوریٰ کے باقاعدہ طور پر ملاقات اور مذاکرات کے بارے میں فیصلہ کے بعد ہی کوئی بات کی جاسکتی ہے۔

بعض مسلم لیگی ایم این اے! وزیر اعظم سے آپ کی ملاقات ہونی چاہیئے ان کو اپنی بہت سی غلطیوں کا اعتراف ہے اور اب غلطیوں کا ازالہ بھی تو آپ سے ملاقات ہی کے ذریعہ کر سکتے ہیں۔

مولانا سمیع الحق! یہ بات جماعتی فیصلہ کے بعد ہی کی جاسکتی ہے مگر آٹھویں ترمیم کے بارے میں حکومت کے عزائم صحیح نہیں ہیں اگر اسلامائزیشن کے دفعات ختم کر دیئے گئے تو یہ ملک کی نظریاتی اساس سے غداری ہوگی۔

غلام دستگیر خان! جی نہیں آخر ہم بھی تو مسلمان ہیں وزیر اعظم بھی مسلمان ہیں ہم کس طرح اسلامائزیشن کو ڈائنامیٹ کریں گے اگر بالفرض وزیر اعظم نے ایسا کیا بھی تو ہم آپ کا ساتھ دیں گے۔

مولانا سمیع الحق! آٹھویں ترمیم ختم کر کے آپ پھر اختیارات ایک شخص کے ہاتھ میں دے رہے ہیں وزیر اعظم مطلق العنان بن جائے گا کل کو کوئی بے دین حکمران یا بے نظیر آجاتی ہیں تو وہ جس طرح چاہیں گے ملک کو تیا پانچا

کر کے رکھ دیں گے۔

غلام دستگیر خان ! بہرحال میاں صاحب اگر آٹھویں ترمیم میں شریعت کی شقیں تبدیل کرتے ہیں تو ہم آپ کے ساتھ ہوں گے۔

مولانا سمیع الحق ! ہماری سیاست کا واحد ہدف اسلامی اقدار کا تحفظ اور ملک میں اسلامی سیاست کی ترویج ہے اگر اسلامائزیشن کو ڈائنامیٹ کرنے کی کوشش کی گئی تو ہم ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔ اور میری رائے یہ ہے کہ جب تک ملک کی نظریاتی اساس کے تحفظ اور نفاذِ شریعت کے امور پر مخلصانہ بات چیت اور اقدام کا عزم نہیں ہوگا مذاکرات بے فائدہ اور بے سود رہیں گے۔

غلام دستگیر خان ! مولانا صاحب، اب سسٹم بدلنا چاہیئے یہی سسٹم رہا تو پھر اصلاح واحوال کی کیا توقع کیجا سکتی ہے۔

مولانا سمیع الحق ! ہمارا مطمح نظر اور سیاست کا بنیادی ہدف ہمیشہ شریعت رہا۔

غلام دستگیر خان ! جی ہاں ہم اچھی طرح جانتے ہیں ماضی میں پارلیمنٹ کے اجلاس ہوا کرتے تھے تو حضرت مولانا سمیع الحق اور ان کے رفقاء علماء کرام ہی کی وجہ سے نفاذ شریعت اور اسلامی احکام کی ترویج کے لیے بہت کام ہوتا تھا ان حضرات کی کوششوں سے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا پارلیمنٹ نہیں، ایک دارالعلوم کے اساتذہ کا اجلاس ہے اسلامی فقہ و قانون کے اصل مآخذ پیش کیے جاتے تھے اور مستند دینی کتابیں ساتھ لائی جاتی تھیں۔

مولانا سمیع الحق ! مفاہمت کے لیے حزب اختلاف سمیت وزیر اعظم کو صدر مملکت سے بات چیت کرنی چاہیئے پرسوں میں نے اسی سلسلہ میں صدر مملکت کے پاس جمعیۃ کا وفد بھیجا تھا اس کے مثبت اور بڑے اچھے نتائج نکلے ہم سنگین ملکی بحران کے خاتمہ کے لیے صدر اور وزیر اعظم کے درمیان مفاہمت ضروری سمجھتے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ وزیر اعظم سے بات کرلیں، وزیر اعظم سے میری ملاقات اور سیاسی مذاکرات اتنے ضروری نہیں مگر صدر اور وزیر اعظم میں ملکی مفاد کے لیے مفاہمت کا اہتمام ضروری ہے۔

بقیہ : علماء دیوبند

شروحات کا وسیع میدان ہو خدمت حدیث کے ہر گوشے میں علماء دیوبند نے عرق ریزی کرتے ہوئے ایسی لافانی کاوشیں کیں کہ نہ صرف مؤرخ ان کے کارناموں پر عش عش کر اٹھا بلکہ منفرد درس حدیث اور بلند پایہ علمی تصانیف کی وجہ سے عالم اسلام میں خدمتِ حدیث ان کا ایک رمز بن گیا اور ماضی کی طرح آج بھی جہاں بھی کہیں برصغیر میں حدیث کی شمعیں جل رہی ہیں وہ سب اسی چراغ کی ضیاء پاشیاں اور اسی آفتاب کی کرنیں ہیں۔